اوبی سی کوٹے کا پہلا احسان مند

The First OBC Beneficiary

ہمارے ادارے میں فائدے خود بخود آپ کے پاس آجاتے ہیں، اچھی کارکردگی کے لیے زیادہ پریشان نہیں ہونا پڑتا۔ اگر کوئی حد سے زیادہ محنت کرے گا تو اُس پر جرمانہ بھی عائد ہوسکتا ہے۔ فیکلٹی کلب میں کافی پیتے ہوئے محظوظ ہورہے ڈاکٹر نریندر موہن نے کہا۔

ڈاکٹر موہن آئی ایم ایکس کالج میں عارضی بنیاد پر ایک معاہدے کے تحت آئے تھے جو اُن کے اور ہمارے ادارے کے درمیان تھا، جس کے مطابق ادارہ انہیں سال میں تین ماہ تک اپنے اصل ادارے کے لیے جانے کی اجازت دیتا تھا۔ اس کے بدلے میں ان کا ادارہ ان کی تنخواہ کا تقریباً ''ایک تہائی حصہ'' ادا کرتا تھا اور عارضی الاونس بھی برداشت کرتا تھا۔ انہوں نے باقی اساتذہ کے مقابلے میں زیادہ کورسز بھی پڑھائے اور انتظامیہ کے کاموں، تحقیق اور ایم ڈی پی وغیرہ میں بھی بھرپور حصہ لیا، جو ان کے اصل ادارے کے کاموں کے علاوہ تھے۔

البتہ معاہدے کے ختم ہونے تک ادارے نے انہیں نہ تو جانے دیا اور نہ ہی انہیں مستقل کرنے کے لیے ضروری اقدامات اٹھائے، جس کی وجہ سے ان کے اپنے ادارے نے انہیں کسی قسم کے فوائد، جیسے چھٹی کی تنخواہ، گریجویٹی یا پروویڈنٹ فنڈ منتقل نہیں کیے۔ انہیں پروفیسر کے عہدے پر تعینات تو کرلیا گیا، لیکن ان کی تنخواہ اس طرح مقرر کی گئی کہ معمولی سا اضافہ نو ماہ کی تاخیر کے بعد کیا جاتا تھا۔ مزید یہ کہ ان کی تنخواہ اس سے بھی کم رکھی گئی جو وہ عارضی طور پر لے رہے تھے۔

جب وہ ایم بی اے کے چیئرمین بنے، انہوں نے ایم بی اے میں داخلوں کو تین گنا بڑھایا، تو چھوتھے پے کمیشن کے تحت ان کی تنخواہ اس طرح مقرر کی گئی کہ وہ اس پروفیسر سے تین گنا کم تنخواہ لینے لگے جو کمیشن سے پہلے ان سے دوگنا کم تنخواہ لیتا تھا۔ اس طرح کی کئی ناانصافیاں روا رکھی گئیں۔

"البتہ آخری داؤ بہت ہی ماہرانہ تھا۔ حکومت ہند نے نام نہاد ایچ اے جی اسکیل متعارف کروایا۔ اس وقت تک میں اپنے کیریئر کے آخری پڑاؤ پر آچکا تھا۔ مجھے ادارے میں پچیس سال سے زیادہ ہوگئے تھے، پہلا استاد جس نے اس سنگ میل کو چھوا تھا۔ اس حوالے سے منفرد کارکردگی کے معیار مقرر کیے گئے جو سرکاری احکاموں اور ہدایات کے خلاف تھے۔ کارکردگی جانچنے والی کمیٹی کو جھوٹ بولنے پڑے، پھر بھی میں اس کا حقدار پایا جارہا تھا۔ سب کچھ ناکام ہونے کے بعد آخر میں ادارے نے اس کے نفاذ کو تین سال تک معطل کردیا تاکہ میں سبکدوش ہوجاؤں۔ حد یہ تھی کہ کچھ بورڈ ممبران نے بھی مفاد، مساوات اور انصاف کے نام پر آنکھیں بند کرلیں جب مسلہ ان کے پاس منظوری کے لیے آیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بورڈ نے ساتھ میں یہ ضابطہ بنایا

کہ اگر کسی پروفیسر نے صرف چھ سال پروفیسر کی حیثیت سے کام کیا ہے تو اسے HAG اسکیل ملے گی، **قطع نظر** اس کے کہ اُن کی کارکردگی کیسی رہی ہو" ڈاکٹر موہن نے کہا۔ "تو یوں تمام پروفیسر، یہاں تک کہ وہ بھی جنہیں کارکردگی کمیٹی نے غیر موَثر قرار دیا تھا، HAG کے حقدار ہو گئے سوائے ڈاکٹر موہن کے جنھوں نے پچیس سال غیر معمولی خدمات انجام دی تھیں۔"

"تو آپ کو کوئی فائدہ نہیں ملا کبھی؟" کچھ نوجوان متجسس اساتذہ نے پوچھا۔

"نہیں، نہیں، ملا نا۔ ایک بار ملا، لیکن او بی سی کوٹے کی بنیاد پر، حالانکہ میرا تعلق او بی سی سے نہیں تھا،" ڈاکٹر موہن نے جواب دیا۔

"وہ کیسے؟" اساتذہ مزید جاننے کے لیے مشتاق ہو گئے۔

"اصل میں جب میں ادھر آیا تو میں ادھیڑ عمر کا تھا تقریباً چالیس سال کا تھا اور صرف بیس سال کی سروس باقی تھی۔ پھر حکومت نے سبکدوشی کی عمر ۶۲ سال کر دی، لیکن مجھے مکمل پنشن نہیں مل سکی جو ممکن تھا اگر ادارے نے میری سروس ٹرانسفر صحیح طریقے سے نہیں کی ہو۔ ۲۰۰۷ میں مرکزی حکومت نے او بی سی کوٹہ نافذ کیا گیا اور پی جی پی کی نشستوں میں ۵۴ فیصد اضافہ کرنے کو کہا گیا۔ یہ ایک بہترین موقع تھا، لیکن کئی آئی آئی ایمز نے اس کی مخالفت کی اساتذہ کی کمی کی وجہ سے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے مرکزی حکومت نے سبکدوشی کی عمر ۶۲ سے بڑھا کر ۶۵ کر دی ان لوگوں کے لیے جو ۱۵ مارچ ۲۰۰۷ کو ملازمت میں تھے۔ میری سبکدوشی ۶ جون ۲۰۰۸ کو ہونی تھی۔ او بی سی کوٹے کے خلاف سپریم کورٹ اور کلکتہ ہائی کورٹ میں کیس ہوا تھا، لیکن دونوں نے اسے مسترد کر دیا۔ ہمیں او بی سی کوٹہ نافذ کرنا پڑا۔ اس سے مجھے موقع ملا کہ میں پہلے سال پی جی پی داخلوں میں ۸۵ فیصد اضافہ کروں اور اگلے سال مزید ۱۰ فیصد اضافہ کر دوں۔"

"پھر آپ کو کیا فائدہ ہوا؟" اساتذہ نے پوچھا۔

"پہلے تو مجھے تین سال زیادہ ملے، وہ بھی پوری تنخواہ کے ساتھ۔ پھر پورے پنشن کے فوائد مجھے بیس سال کی سروس مکمل کرنے کے بعد ملے، وہ بھی revised نئی تنخواہ کے حساب سے۔ اس کے ساتھ گریجویٹی، لیو انکیشمنٹ اور دوسرے فائدے بھی ملے۔ یہ سب پہلے ہونے والے نقصان کی بھرپائی کے لیے کافی تھا۔ اس طرح میں واقعی او بی سی کوٹے سے فائدہ اٹھانے والا بن گیا۔ او بی سی کے طلبہ ۲۲ جون کو آئے، لیکن میری سبکدوشی ۶ جون کو ہونی تھی جو ٹل گئی۔ اس طرح میں اپنے ادارے میں او بی سی کوٹے سے فائدہ اُٹھانے والا پہلا شخص بن گیا۔ جیسا کہ کہتے ہیں کہ انسان منصوبہ بناتا ہے اور فیصلہ اوپر والا کرتا ہے،" ڈاکٹر موہن مسکراتے ہوئے بولے۔

"آہ، اور کچھ؟" اساتذہ زور سے ہنسنے لگے۔

"مجھے تقریباً ہر تعلیمی اور انتظامی سرگرمی میں حصہ لینے کا موقع ملا، جو میرے دور میں کسی اور استاد کو نہیں ملا۔ میں آئی ایم ایکس کا پہلا ڈین بنا، اور اسی ادارے سے ایک مرکزی ادارے آئی ایم پی کا پہلا ڈائریکٹر بھی بنا۔ کچھ عرصہ پہلے نئے قوانین کے تحت پانچ سال کی چھٹی کی منظوری ملی، جس سے میں نے اپنے تمام خواب پورے کیے۔ جب میں آئی ایم پی گیا تو آخری بیچ ۶۰ طلبہ کا تھا، اور پانچ سال بعد جب واپس آیا تو تین سو طلبہ کا پہلا بیچ داخل ہو رہا تھا، یعنی سات سال میں پانچ گنا اضافہ۔ جہاں ایک کانفرنس کے لیے جدوجہد کرنی پڑتی تھی، اسی آئی ایم پی میں پانچ سال میں سترہ کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ پی ایچ ڈی کا پروگرام وہاں گیارہویں سال شروع ہوا جبکہ یہاں پندرہ سال لگے۔ ہم ایک سال میں پچاس ایف ڈی پی کے لیے جدوجہد کرتے تھے، وہاں پانچ سال میں پچاس پروگرام کیے گئے۔ ہم نے آن لائن پروگرام کے ذریعے ایگزیکٹیوز تک تعلیم پہنچائی۔ مالی طور پر بھی ہم نے پانچ سال میں ۸۵ کروڑ کا فنڈ بنایا۔ اس سے زیادہ کیا چاہیے؟

بغیر مانگے ہی بھگوان نے اتنا کچھ دے دیا، اب مانگتے ہوئے شرم آتی ہے،" ڈاکٹر موہن نے آخر میں کہا۔

نوجوان اساتذہ حیران ہو گئے۔ کیا اسی مقصد کے لیے حکومت نے HAG اسکیل بنایا گیا تھا؟ وہ خوش تھے کہ انہیں کم از کم اعلیٰ اسکیل مل جائے گا زیادہ محنت کے بغیر ہی۔

لیکن ساتھ میں وہ یہ بھی سوچ رہے تھے کہ کیا اس طرح عالمی معیار کے ادارے بنائے جا سکتے ہیں؟

ایک ایسا ہی واقعہ

اس واقعے کی ایک مماثل مثال نیچے موجود ہے۔

گیل کی کارکردگی کا جائزہ انٹرویو

گیل: سر، میں نے ۱۱۸ گیندوں پر ۲۱۱ رنز بنائے اور ٹیم کو اہم میچ جتوایا، مجھے "A" ریٹنگ ملنی چاہیے۔

منیجمنٹ: آپ نے ۱۷ چھکے اور ۲۳ چوکے مارے، یہ اچھا ہے، لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اسی لیے تو ہم نے آپ کو رکھا ہے۔ اس لیے ہم اسے خاص کارکردگی نہیں مانتے۔

گیل: لیکن سر، میں نے ضرورت کے مطابق کھیلا، اور ۲۱ سنگلز بھی لیے۔

منیجمنٹ: یہی مسئلہ ہے، آپ کی کارکردگی ایک جیسی نہیں ہے۔ آپ نے ۱۵ ڈاٹ بالز بھی کھیلیں، یعنی آپ نے مواقع کا صحیح استعمال نہیں کیا۔

گیل: لیکن ...

منیجمنٹ: اور ایک بات، آپ ٹیم کے ساتھ مل کر نہیں کھیلتے۔ پوری ٹیم نے ۳۱۲ رنز بنائے اور آپ نے اکیلے ۲۱۱۔

گیل : کیا؟؟

منیجمنٹ : ہاں، اسی لیے آپ کو اس سال "C" ریٹنگ دی جائے گی۔ آپ کو اپنی کارکردگی میں تسلسل، نیا پن، وسائل کا بہتر استعمال اور ٹیم ورک بہتر کرنا ہوگا۔